سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ — اشتہاری معہ محصول ڈاک دو سہ آنہ

جلد ۶	بمبئی پنجشنبہ ۱۹ محرم الحرام ۱۳۱۹ھ مطابق ۶ مئی سنہ ۱۹۰۱ء	نمبر ۱۶

مقدم مصالح الحجیش

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
منشی حاجی تاج علی صاحب غلام الدین صاحب	کلکتہ امرتسر	۱۰ ۲	
میزان		۱۲	
رقم سابقہ		۲۲۶۲ /۱۱	
میزان کل		۲۲۷۴ /۱۱	

لوہا بھی کیوں خرچ کیا

جاپان جو ہر ایک امر مین ترقی کرنا چاہتا ہے اور زمانہ کی ہوا کچھ اوسکو موافق آتی جاتی ہے۔ تو وہ آپسے باہر ہونے لگا اپنا رعب وداب ظاہر کرنے کی اور کوئی تدبیر سوجھی تو یہ نکالی ٹھہری کی کہ اپنے ملک مین لوہے کا سکہ چلائے۔ یہہ تجویز اگر اس خیال سے سوجھی ہوگی کہ بجائے سونے چاندی کے وہ یہ لوہے کا سکہ جاری کرونگا اور رعایا بخوشی اسکو تسلیم کریگی تو تو معاملون کے دلونپر بھی میلا سکہ جم جائیگا۔ بلکہ وہ بغیر جھگڑے کی میں وہ مان جائینگے اور دوسرا فائدہ یہی ہے کہ وہ خزانہ اوس کے ملک مین دس گنی دولت بڑھ جائیگی۔ کیونکہ لوہا وہان بکثرت ہے۔ مگر ابھی یہہ فیصلہ نہین ہوا۔ کہ کتنے کا سکہ بنایا جائیگا۔ اگر اوسکا یہی خیال ہے کہ کم خرچ بالا نشین کا حساب ہے تو لوہا بھی کیون ضایع کیا۔ ٹھیکریون پر سکہ جمالیا۔

محرم بخیر گذشت

اس سال کا محرم خدا کے فضل سے بخیر و خوبی گذرگیا پولیس کمشنر صاحب کا انتظام ایسا معقول تھا کہ کل جلوس تمام رسومات حسب منشا ادا ہوگئیں۔ صرف ایک یہ کمی ہی کہ تابوت کے ساتھ سر بازار ماتم نہ ہوا۔ حضرات شیعہ اس ممانعت سے برہشتہ خاطر تو ضرور ہوئے ہونگے مگر فی الحقیقت صرف بازار کی ممانعت سے اونکی مذہبی رسم مین خلل انداز نہین ہوسکتی۔ شہر مین ماتم کرتے ہوئے چلنا تو اونکے نزدیک بھی نمایش مین داخل ہے نہ کہ ثواب مین۔ مگر ہمارے نزدیک تو کمشنر صاحب نے کچھ نہ کیا۔ اس کے عوض اگر شیعون کو تبرا بند کردئے جاتے تو ہم بہت خوش ہوتے۔ جیسے ہر کتب مذہبی مین نقلا پولیس کمشنر صاحب اگر انکو بند کرادین تو بہت ہی بہتر ہو۔ بلکہ یہان کے تمام سنی مسلمان اونکے حق مین دعائے خیر کیا کرین۔

ہمت تو پہلے ہی ٹوٹ گئی تھی

معلوم نہیں کہ جنگی خبریں انگریزی اخبارات میں کرنٹ اور ٹائمز شایع ہوا کرتی ہیں - بڑی جنگ کی نسبت اگر سنانے لئے جائیں یا وہ خود دھوکہ کھا جائیں - تو خیر ایک بات بھی ہے - افسوس تو یہ ہے کہ معمولی جنگوں کی خبریں دینے میں بھی ویسے سست پائے جاتے ہیں کہ ادھر مدد و کمک روانہ نہ ہوئی کہ مثل صادق آ جاتی ہے - سومالیوں کے دیوانہ ملا سے جو جنگ کی تیاریاں ہو گئیں - اس کی خبر بھی کبھی ایک مدت پر نہیں دیکھی گئی سب سے پہلے وہ خبر دی گئی تھی کہ ہماری بہادر فوج نے ان سب کو بلتین نکالدیا - پھر خبر آئی کہ نہیں نہیں - ان وحشیوں نے ہمارے .. سپاہیوں کو گھیر کر کچھ مار ڈالا - پھر خبر آئی کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ نے ایک بڑی بھاری مہم اس کو سر کرنے کے لئے تیار کی ہے - اور وہ عنقریب روانہ ہونے والی ہے - مگر راستہ دشوار گزار ہونے کی وجہ سے طرح طرح کے الجھنے ہیں - اس کے بعد یہ خبر آئی کہ بہادر فوج نے سومالیوں کا قلع قمع کر دیا - دیوانہ ملا گرفتار کر لیا ہم سب نے سمجھ لیا تھا کہ چلو بس اب ہمیشہ کا پاپ کٹ گیا - ہماری فوج جو وہاں پڑی ہے مزے سے ورزش کرتی مگر اس ہفتہ کی خبر نے تو ہمارے ہاتھ پاؤں پھلا دئے - کیونکہ اس سے پہلی تسخیر پر بھی پانی پھر گیا - سنڈے شریف فرماتے ہیں کہ برٹش مہم جو سومالیوں کی سرکوبی کے لئے روانہ کی گئی تھی وہ رستے ہی میں سے لوٹ آئی پانی کہیں دستیاب نہیں ملا - سپاہی تو خیر سخت جان تھے کیونکہ ان میں دیسی مادہ تھا مگر افسروں کا حال پتلا ہو گیا - اس وجہ سے اس نے اپنے ارادہ کی باگ موڑ لی -

اب ہماری رائے یہی ہے کہ بہادر فوج ساحل پر پڑی ہوئی ہے اور اس کی تجویز یہی ہے کہ یہیں پڑے پڑے سومالیوں کی گوشمالی کر دیجائے - (کیا خوب)

آزادی کا زور

کانپور میں ایک عجیب شرمناک واردات ہو گئی ایک یورپین بہادر نے آزادی کے زور پر ایک مارواڑی عورت پر ہاتھ پھیری کر دی - ان کے ساتھ دو دیسی بھی تھے - مگر ان کو غالباً صاحب بہادر کی حمایت کا گھمنڈ ہو گا صاحب بہادر علاوہ اس افضلیت کے کہ خالص یورپین ہیں اسی کارخانہ کے منیجر بھی ہیں - اس واقعہ کی تفصیل یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک شریف خاندان کی مارواڑی بیوہ سے کانپور آئی - تھی ذرا جامہ زیب تھی - خوش اتفاق سے بھی تھی کیونکہ وہ زیور ہزار کا پہنے ہوا تھا - اسٹیشن پر اس کا کوئی آدمی نہ پہنچا اسلئے اس کو تھوڑی دیر دھرمسالہ میں ٹھہرنا پڑا - جب یہ دھرمسالہ میں اتر گئی تو اس نے اپنے ملازم کو اپنے رشتہ داروں کا مکان ڈھونڈنے کیلئے بھیجا یہ لوگ پہلے ہی سے تاک میں لگے ہوئے تھے انہوں نے سیدھی عورت سمجھا اور جھٹ ایک تانگہ لا کر کھڑا کر دیا اور کہا کہ چلو گھر چلیں وہ عورت یہ سمجھی کہ رشتہ داروں ہی کی طرف سے آیا ہے وہ جھٹ پٹ سوار ہو گئی - یہ لوگ اسکو تانگہ میں بٹھا کر سیدھی طرف جنگل میں لے اڑے اور اس کی کیا خرابی کر ڈالی - یہ نہیں معلوم ہوا کہ اول افسر صاحب بہادر کار یا کالی چمڑی والے جو ساتھ تھے مگر قرینہ یہی کہتا ہے کہ صاحب بہادر ہی سب سے پہلے تیار ہوئے ہونگے کیونکہ شیر کے آگے پیچھے گیدڑ ہی ہوتے ہیں ہمت نہیں ہو سکتی کہ شکار پر پہلے منہ ماریں - اب سنو کہ ادھر تو عورت روانہ ہوئی ادھر اس کا رشتہ دار آیا جب دھرمسالہ میں دیکھا تو جھٹ نوکر سے ادھر ادھر ڈھونڈھنے لگے - ان لوگوں ہی سے حال معلوم ہو گیا اس نے عورت کو فوراً پولیس کی طرف چلا کر دیا - اتفاق سے ایک سپاہی کو حال سے واقف ہو گیا اس نے کانپور میں اس کو رشتہ داروں کو خبر پہنچا دی وہ سب کو ملن سے آئے اور پولیس میں سب واقعہ کی رپورٹ کر دی - پولیس نے وہ تینوں مجرموں کو گرفتار کر کے مجسٹریٹ کے پیش کیا اور وہ دو دیسی پیر کاٹے گئے - صاحب بہادر تو یورپین ہیں اسلئے مقدمہ جلدی کیا گیا - پھر چھٹ گئے لیکن انگریز کو

غائبانہ نکاح

ہمارے امیر صاحب کابلی کی بھی کوئی بات پولیٹیکل مصلحت سے خالی نہیں ہوتی - حال کا واقعہ ہے کہ ولیعہد سردار حبیب اللہ خان کی شادی حسن ابدال میں سردار ابراہیم خان کی دختر سے ہوئی - یہ سردار ابراہیم خان امیر شیر علی خان کے خاندان سے ہیں - کابل سے بڑی دھوم دھام سے برات حسن ابدال کو روانہ ہوئی - مگر امیر صاحب نے سردار حبیب اللہ خان کو برات میں نہ بھیجا - بلکہ بجائے ان کے ایک شمشیر بھیجی - شمشیر دولہا کی قائم مقام تھی - شمشیر کے ساتھ رسم نکاح ادا کی گئی - اور دولہن کو کابل لے گئے - یہ بات بھی غور طلب ہے کہ امیر صاحب نے بجائے دولہا کے بھیجی بھی تو شمشیر - جس سے یہ مطلب ہے کہ لوگ خیال کر لیں کہ ولیعہد مثل شمشیر کے ہے کہ جو سامنے آیا اوسے کی طرح کاٹ ڈالا - کیونکہ اکثر لوگوں کا خیال تھا کہ سردار حبیب اللہ خان بہت بھولے اور سیدھے سادھے آدمی ہیں اور ان کو سلطنت کے کاموں سے دلچسپی نہیں - یہ خیال بالکل غلط ہے وہ سلطنت کے کاروبار میں مثل برہنہ شمشیر کے تیز ہیں -

انگریزی اخبارات اس معاملہ پر بہت حیران ہیں کہ امیر صاحب نے صاحبزادہ کو کیوں نہیں بھیجا - کیا ان کو برٹش گورنمنٹ پر بھروسہ نہیں - کیا وہ برٹش گورنمنٹ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں - ان باتوں کا جواب اگر کوئی امیر صاحب سے پوچھے تو مناسب ہے - ہماری رائے میں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ امیر صاحب ہمیشہ احتیاط سے کام لیا کرتے ہیں گو کہ ان کو گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بدگمانی نہیں ہے - یہ احتیاط غالباً اسلئے کی گئی ہوگی کہ اگر شہزادہ صاحب تشریف لاتے تو ضرور جلسے ہوتے کم از کم لاکھ دو لاکھ روپیہ کا خرچ بھی ہوتا اور گورنمنٹ کی مہمانی بھی ہوتی اسلئے گورنمنٹ عالیہ کو پاس خاطر سے اور دولہن ہی کو ایسے ... خالی کر ... اور ہم بہت ہی ...

ترکی مشن روانہ ہو گیا

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ گذشتہ ماہ میں چین کی طرف سے اخبارات میں تحریک ہوئی تھی کہ جب اور سلطنتیں اپنے اپنے پادری بھیجکر چین سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ تو سلطان المعظم کیوں اپنا اسلامی مشن نہیں بھیجتے۔ اگر وہ خود فائدہ نہ اوٹھانا چاہیں تو نہ سہی مسلمانوں کی خواہش کے مطابق اسلام کو تو ترقی ہو گی۔ حضور سلطان المعظم نے اس تحریک کو بہت پسند فرمایا اور ایک مشن تیار کر لی۔ اوسکی روانگی کی نسبت پہلے تو انگریزی اخبارات نے یہ لکھا تھا کہ چین میں جو گورنمنٹ ہو رہی ہے اس وجہ سے سلطان معظم ذرا جھجک گئے اون کو یہ خیال ہوا کہ خود نہ آفت میں پڑ جائیں۔ ہمنے اس خبر کو دیکھتے ہی لکھدیا تھا کہ بالکل غلط ہے سلطان المعظم کبھی اپنے ارادے سے نہیں پھر سکتے۔ آخر اب انہیں اخبار والوں کو یہی لکھنا پڑا کہ واقعی پہلی خبر غلط تھی۔ ترکی مشن روانہ ہو گیا اس میں بڑے بڑے علما اور فوجی افسر بھی شریک ہیں۔ حفاظت کے لیے کئی ہزار سپاہی بھی ہیں انور پاشا کو جنرل بنایا گیا ہے۔ یہ لوگ مسلمانان چین سے ربط و ضبط بڑھائیں گے۔ اور گمراہوں کو زبانی ہدایت سے راہ پر لائیں گے۔ روس اس مشن کا سخت مخالف ہے۔ باقی سلطنتوں کا منشا صاف نہیں معلوم ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ اس مشن سے بہت بڑا فائدہ ہوگا۔ چین میں لاکھوں مسلمان بھرے پڑے ہیں۔ وہ سب ترکی سلطنت کی طرف جھک جائیں گے۔

ادھا ودھنہ حکومت کا نتیجہ

الجیریا کے علاقہ میں ایک قصبہ باگیلارٹ نامی ہے پہلے عربوں کا تھا مگر فرانس نے دھینگا دھینگی سے چھین لیا اور اپنی طرف سے حاکم مقرر کر دیا ہے۔ سپاہی کے عرب تک یہیں لگے ہوئے ہیں کہ ذرا بھی موقع لگ جائے تو اوسکی گردن مروڑ دیں۔ وہ چھپے ہی چھپے اپنی قوت بڑھا رہے تھے۔ اب انہوں نے سمجھ لیا کہ اس قابل ہو گئے کہ فرانس کی دو ایک ٹکریں جھیل لیں گے اسلیے اونہوں نے اس قصبہ پر حملہ کر دیا۔ تمام قصبہ کو لوٹ لیا سیکڑوں کو زخمی اور قتل کر ڈالا۔ سفیر فرانسیسی حاکم کو بھی گرفتار کر لیا۔ فرانس نے موقعہ واردات پر فوج تو روانہ کر دی ہے۔ مگر ابھی یہ نہیں معلوم ہوا کہ کیا کارروائی ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ عرب بھی خوب جان توڑ کے مقابلہ کریں گے۔ اور وہ ایسا کریں گے کہ فرانس کچھ دن تک یاد رکھیگا۔ بلکہ عجب نہیں جو اون کے دل میں سے گورنمنٹ انگلستان کی مخالفت کا خیال کر سکیں دور ہو جائے۔ عرب اگرچہ تعداد میں بہت کم ہیں۔ اور ان کے پاس فوج بھی کچھ نہیں سامان جنگ بھی معمولی سا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہادر کسی تحریک کے۔ اور جب کسی تحریک پر وہ کمر باندھ لیتے ہوں گے تو ضرور یا اوبھی ضرور ہو جگی کہ وہ غریب بکھیڑے سے نہیں ڈرتے ہیں یہ مزاج کے بڑے ہیں بہادر۔ اسلیے انہوں نے جو فرانسیسی حاکم کو اوس میں پھانس لیا۔ تو غالباً اس کا نتیجہ پہلے ہی سوچ لیا ہوگا۔

پھر جوش آ گیا

یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بلقان میں تو ہمیشہ جنگ کا فیصلہ ہو رہا ہے۔ تاوان جنگ کی رقم بھی معین ہو گئی فوجوں کی واپسی کی نسبت گفتگو ہو رہی ہے کہ کب بلائی جائینگی۔ غرض سب سامان ایسے ہو رہے ہیں کہ جیسے اختتام جنگ کے بعد ہوا کرتے ہیں لیکن اطراف میں لڑائی برابر ہو رہی ہے۔ نیشسن اور بلقان کے درمیان قزاقوں نے سلسلہ تار کے ٹکڑے اور لوٹ لیے۔ ادھر البانیوں کی بڑی جماعتیں لڑائی کے لیے مستعد ہوئی ہیں۔ ضلع پاؤشلکمو میں وہ عیسائیوں کا ناک میں دم کر رہی ہیں یہ تو جنہوں نے مان لیا کہ امن متفرق جماعتوں کی کرائی ہوئی نہیں۔ دول یورپ کی متفقہ فوجیں عنقریب چار ہفتہ میں اونکو ملیامیٹ کر دینگی۔ مگر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ البانیوں میں اب جوش پیدا کیوں ہوا جب وہ دیکھ چکے کہ سراسر شکستیں اوٹھانی پڑیں سلطنت نے اونکی ذرا بھی حمایت نہیں کی پھر اب وہ کس بات پر کمر کسے بیٹھے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ترکی سلطنت چھینے کے دشمن ہیں کیونکہ جس قدر وہ اوبھرتے جائیں گے اوسی قدر دول یورپ کی فوجیں ممالک پر قبضہ کرتی جائینگی۔ اور تاوان جنگ کی رقم بھی بڑھتی جائیگی۔ اگر اونکو واقعی جان نثاری منظور ہے۔ تو سب اکٹھے ہو کر یورپین فوجوں پر ٹوٹ پڑیں۔ دیکھیں کس طرح اندھیرے اوجالے دھاوا مارنے سے کیا نتیجہ۔ بہت ہوگا تو یہی ہے کہ غفلت میں پاکر دو چار سو کو مار ڈالینگے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر تلک کے پیچھے ہی عمر بھر کے لیے سرکاری شبہات کا کھٹکا بندھ گیا۔ بعض اخباروں میں اب پھر اونکے چرچے ہیں ہیں عام طور پر افواہ ہے کہ سرکاری جاسوس مسٹر تلک کے پیچھے پھر رہے ہیں۔ اصل میں بہ اس خیال کو معلوم کیسے قابل [illegible] صاحب پاک ہیں [illegible] جبیکا ہی ہو

۱۵ مارچ سے ۱۰ اپریل تک جن حضرات نے چندہ ہمارے ریلیف فنڈ میں بھیجا ہے اونکے نام کی رسیدیں خواہ شایع ہو چکی ہیں یا نہ ہو چکی ہوں مگر خود بخود ہر گاہ حضرات دیکھتے ہی وہ کارکنان کی رسیدیں کب تک نامزد کی فہرست بھیجیں اس زمانہ میں ہمارا مجموعہ تھوڑا سا [illegible] نہ ہو سکی۔ اگر سپہ کے [illegible]

سرحدی قوم مسعود وزیری پر جو سرکار بہادر نے ایک رقم جرمانہ کیا تھا اوس میں سے ابھی کل ۵ ہزار روپیہ وصول ہوئے ہیں۔ باقی کیلیے بحث ہو رہی ہے۔ یہ رقم بھی اس ترکیب سے ادا کی گئی کہ ادھر ادھر کی [illegible] سرکار بہادر کی تواضع کر دیا [illegible] فوجکا [illegible] وزیر [illegible] کر وہ لوگ اپنی شرارت سے باز نہیں آتے۔

[illegible] کمیٹی کی رسیدیں [illegible] کی رسیدیں [illegible] اور مدنی کارروائی کو غور [illegible]

افیون ہی سہی تو مارا ہے

تاوان جنگ کی رقم ۶۰ ملین پونڈ چین کے سر تھپا گئی۔ جس کی نصف بھی نہیں ہوا۔ مگر یہ رقم اسواسطے زیادہ ہو گئی ہے کہ سات بلیں میں تقسیم ہوگی۔ پھر ایک کے ہاتھ میں کچھ تو بچے۔ چین بیچارے کو اب جنگ کا ایک ایک کوڑی دینی پڑیگی۔ مگر وہ بے کہاں سے۔ مدت سے اوس کے ملک کی بربادی ہو رہی ہے۔ سرکاری کی آمد نہ رہی۔ خرچ بے شمار ہو رہا ہے۔ خزانہ میں جھاڑو پھر گئی۔ اسلئے اوسنے دول یورپ کے سو تجویزیں پیش کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ دول یورپ اوسی حالت سے روپیہ قرض دلوائیں۔ دوسرے یہ کہ نئی ٹکس قایم کئے جائیں۔ تیسرے منقش اشیاء پر محصول زیادہ کیا جائے۔ دول یورپ نے آخری تجویز کو نامناسب قرار دیا۔ کیونکہ اسمین تو انہی کا نقصان ہوتا ہے۔ کروڑوں روپئے سالانہ کی افیون چین میں بیچی جاتی ہے۔ ایک تو اوسکی آمدنی کا فایدہ دوسرے یہ کہ اسکے استعمال سے چینی نامرد ہو گئے ہیں۔

مسٹر ٹینل آخ تھو

مسٹر ٹینل نے گورنمنٹ کے خوشنودی حاصل کرنے اور مقصد پر کیا کیلطرف متوجہ کیا۔ سالہا اوسکا مخالفہ ہو گیا بنگالیکے پریزیڈنٹ کو نام سے نفرت کرنے لگے۔ اعلیٰ عہدہ داروں سے جب اگر ملنا چاہتے ہیں تو وہ کنی بچا جاتے ہیں۔ چنانچہ جسوقت ٹرنکائی کے مقدمہ کا اپیل ہائیکورٹ کلکتہ میں پیش تھا تو مسٹر ٹینل عدالت میں موجود تھے تو اوسی روز ڈپٹی لیگل ریممبرنسر مسٹر لیتھ نے وکیل سرکار کا مسٹر فورسٹر غلطی پر تسلیم کیا۔ چونکہ اسمین مقدمہ کمزور ہو جاتا تھا اسلئے مسٹر ٹینل نے چاہا کہ مقدمہ کو سمجھا دیا۔ اونہی کو بچا چاہے تو وہ مسٹر فورسٹر کی طرف گئے کہ گفتگو اور اونسے کہا کہ میں معطل ہوں مگر کیا سرکاری وکیل کو نہیں دیکھتا اور انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ دیکھتے ہیں۔ پیرہ

ہمقوم مشکل سے دیتے ہیں

کہنے کو تو لوگ یہی کہتے ہیں کہ گورنمنٹ عالیہ ہندی اور ولایتی رعایا کو یکسان سمجھتی ہے اور اسمین کچھ شک بھی نہیں کہ اوس کے نزدیک تو دونوں یکسان ہیں مگر ہندوستانیون کی بدقسمتی کا کیا علاج۔ ولایت میں ذاتی طرف سے کوئی پیروکار ہے نہ ہندوستانی رعایا کی تعداد ہندوستان ہے جو کچھ اثر ڈالسکے علاوہ ازین ہندوستانی رعایا کا سر و پرواہی کوئی نہیں رہا۔ پارلیمنٹ نے جیسا قانون چاہا گھڑ ڈالا۔ اور ہندیون نے آمنا صدقنا کہہ کے سر آنکھوں پر دھر لیا۔ ولایتی رعایا کے لئے جو قانون تراشے جاتے ہیں اونمین بعض وقت ایسی اولجھنیں پڑجاتی ہیں کہ پارلیمنٹ کو غور ثانی کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ چنانچہ حال میں یہ تجویز ہوئی کہ کوکر پر محصول لگایا جائے کوکر کی معدنیات کے مالکون نے کمیٹی کر کے یہ اتفاق کر لیا کہ اگر گورنمنٹ نے کوکر پر محصول لگا دیا تو ہم کل کاروبار دفعتہً بند کر دینگے۔

رعایا بدظن نہو جائے

مسٹر ٹینل کیساتھ جو سلوک کیا گیا ہے اور جیسے حکام انگریزی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں یہ شایستگی اور انصاف پسندی کی حد سے بہت بعید ہے۔ اللہ اکبر! مسٹر ٹینل کی شان آج کچ ایسا ہو گیا کہ سرکاری وکیل کے مکان پر خود جاکے اور وہ اس کو ملنے سے انکار کرے مگر گورنمنٹ بنگال نے مسٹر لیتھ کی اس حرکت پر ضرور چشم نمائی کی ہوگی۔ کیونکہ خود دیکھ رہے ہیں کہ حالتمین مسٹر لیتھ کے نام گورنمنٹ کی چٹھی پہونچی یا اور وہ خود مسٹر ٹینل کیطرف مخاطب ہوا۔ مگر کس کام کا اسلئے مسٹر ٹینل سے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ مسٹر ٹینل نے اگر قصد کیا ہو گورنمنٹ کلکتہ اور کورٹ میں کہیں ایسے تھے پر سوا کر گئے اس برتاؤ سے رعایا کو اچھا خیال دل میں نہ لائیگی۔

ہم کیون نہ یقین کر لین

بزرجمہر انگریزی حکام پر بداخلاقی کے الزام لگاتے تھے اوس وقت تو ہم اسلئے غلط سمجھتے تھے کہ قول دلکش دشمنان بہت دیں۔ مگر اب اسکا کیا علاج کیجئے کہ خود انگریزی اخبار گورنمنٹ کو شرم دلا رہے ہیں۔ اور فوجی افسرون کی نالائقیون کی دہائی دے رہے ہیں۔ چنانچہ بمبئی گزٹ نے ایک مضمون بوئرون کی طرفداری میں نہایت زور شور کا شایع کیا ہے اوسنے کھلم کھلا برٹش حکام پر ذلیل حرکتون اور نامردانہ خصلتون اور کمینہ اخلاق کے الزام لگائے ہیں اوسنے صاف صاف لکھدیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی جنگ میں جتنے افسر بھیجے گئے سب نے بے ڈھنگی کارروائی کی۔ وہ آئین جنگ سے بالکل ناواقف نکلے اور بڑی بے رحمی سے جانی و مالی نقصان کرایا۔ سب سے زیادہ اسکی شکایت کیگئی ہے کہ سینٹ ہیلینا یا سیلون میں جو بوئر قید میں اون سے وحشیانہ برتاؤ کیا گیا۔ اور نحوست یہ ہے کہ جس سے تمام برٹش قوم کے اخلاق پر بدنامی کا دھبہ لگ گیا۔

مسٹر ٹینل کے ہمدرد

کسی نے سچ کہا ہے کہ جب کسی کی نیکی حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو کوئی دکھ درد کا ہمدرد بھی اودھر کھڑا ہو جاتا ہے۔ مسٹر ٹینل کے ہمدرد یون تو سیکڑون بلکہ ہزارون ہیں۔ مگر گورنمنٹی ہاوسون میں سے نہیں۔ مگر ہان بمبئی کے ریٹین اب اسطرف متوجہ ہوئے ہیں چنانچہ ٹایمس آف انڈیا میں ایک یورپین کیطرف سے مسٹر ٹینل کے متعلق دو مضمون بڑے لمبے چوڑے شایع ہوئے ہیں۔ اوسنے لکھا ہے کہ ہم نے مانا مسٹر ٹینل کا فیصلہ فضول تعدون سے بھرا ہوا تھا مگر پھر بھی گورنمنٹ کو اوسکے ساتھ ایسا سخت برتاؤ کرنا نہیں چاہئے تھا۔ اگر گورنمنٹ ایسی ہی چشم نمائیان کریگی تو بس انصاف ہو چکا۔ مضمون نگار نے

پھر دم آ گیا

چپٹی ناک والے چینی جیسے ہمیشہ ہارتے نکلے۔ شاید ایسی دنیا مین کوئی قوم ہو۔ کیونکہ دنیا کی ناکین چھچھ رہین سبکو یہی خیال ستاتا ہے کہ ہماری ہی ناک اونچی ہے۔ چینی تو ہمیشہ کی کوشش ہی فضول سمجھتے ہین۔ کیونکہ اونچی ناکون کو قدرتی اور عشق کبھی نصیب نہین ہوا۔ جب ہماری ناک نیچی ہے تو وہ باطن کی ناک کو نوک دار بنا کر کیا کرنگے یہی وجہ ہے کہ وہ دل یورپ کی فوجون کی ایک ہی جھپکی سے اون کے ہوش و حواس باختہ ہو گئے۔ لڑے بھی تو اسطرح کہ جس طرح جاگتا ہوا مرغ ایکدم لات ار دیتا ہے۔ جدھر وہ دل یورپ کی متفقہ فوجون نے رُخ کیا سیلاب کیطرح بڑھتی چلی گئیں۔ غرض یہ کہ بیچے جب سُنا یہی سُنا کہ چینی مانس ورلا تون کی بھی برداشت نہ کر سکے۔ ایک ہی ٹھوکر مین تو گم ہو گئے۔ مگر اب جو خبرین سُنی جاتی ہین وہ نہایت تعجب خیز ہین گو کہ یورپ چینی فوج کو اونہون نے کوئی شکست فاش نہین دی۔ مگر خود بھی نامردی کے ساتھ شکست نہین کھائی۔

جب منی فوج بہت جوش مین آ گئی تبھی اودھر اوسنے یہ سوچا تھا کہ ادھر اُدھر جو بعض چینی اُچھل کود چاہتے ہین اونکا ایک ہی دفعہ خاتمہ کر دیا جائے۔ چنانچہ چار ہزار جرمنی فوج نے چار حصے کئے اور چار طرف سے حملہ کر کے یہ چاہا کہ کل چینیون کو گھیر کے مسل ڈالین۔ مگر وہ بھی ایسے چالاک نکلے کہ انہون نے جرمنی کو بھلے چنگے چھوڑ دئے۔ تین حصے پھر تو ایسے بھاگے کہ جاپانی کیطرح لوٹے کر اور نہین بچا چھوڑ کر نکل ہو گیا۔ چونکہ اونکی تعداد بہت کم تھی اسلئے وہ چارون حصون کی سدک تمام نہ کر سکے۔ تین حصو نکا مقابلہ تو ایسی سختی کے ساتھ کیا کہ اونکے لمحہ تو ایک قدم آگے نہ بڑھ سکے۔ مگر جرمنی حصہ چوتھے کا چونکہ کوئی روکنے والا نہ تھا اسلئے وہ اندر

آنکھ مین سے سُرمہ نکل گیا

معلوم نہین کہ ناہنجار فتح بہرنی مین یاد مین شرارہ ہین خدا جانے کیا بلا ہین کمبخت کسطرح قابو مین ہی نہین آتی۔ ذرا آنکھ جھپکی اور غائب شد۔ گذشتہ ہفتہ مین جو پورٹ قیدی یہان لائے گئے۔ اونمین سے تین تو دہا آنکھ کے مقتصا ہی کر دیئے تھے۔ اور انکی نسبت پہلے تو اخبارات نے یہ لکھا تھا کہ وہ روس کے جہاز مین چڑھ گئے۔ اور روسی کپتان نے انکو سر آنکھو پر جگہ دی۔ مگر اب ایک انگریزی اخبار یہ لکھتا ہے کہ ہماری بہادر فوج نے اونکو ہاتھون ہاتھ لے لیا۔ غیر لے لیا ہو گا۔ اس سے ہمین کیا بحث۔ مگر ہان بحث اس سے ہے کہ بمبئی مین جب قیدیون کی کھیپ پہونچی تو یہان سے ایک تو یہین رفوچکر ہو گیا۔ باوجودیکہ بہادر پولیس مین اونکو چارون طرف سے گھیرے ہوئے تھے اور اونکے پیچھے اور بہادرون کا حلقہ تھا۔ مگر وہ ایسے چالاک پیچ۔ ایسا نکلا جیسے صابون مین سے بال۔ اور کمال دیکھئے کہ احمد نگر کو روانہ کرنے کے لئے جب انکی کھیپ گاڑی مین ٹھونسی گئی۔ اوسوقت بھی ایک کی کمی کا پتہ نہین لگا۔ احمدنگر کے قید خانے مین جب حاضری کے لئے نام پکارے گئے۔ اور ایک دو تین کر کے قواعد لیگئی۔ تو ایک عدد غائب نکلا۔ افسران جیل بڑے سٹ پٹائے۔ کہ یہ کیا بلا ہو گئی۔ دو دو تین بار۔ ایک دو تین کی مگر وہ کے ۱۱۵ ہی رہے۔ یہ شخص جو اوڑنچھو ہو گیا اوسکا نام پیٹر گرگرے تھا۔ یہ آئرش ہے اور جہین ملازم رہ چکا ہے اور اُس سے پیشتر بمبئی پولیس مین بھی۔ آپ بہتیرے اوچکے ہین۔ مگر یہ نکلے جاتا کہان۔ گورنمنٹ کی آنکھ مین سے بھلا کون نکل سکتا ہے۔ یہان کی پولیس تو جاگتے ہوئے مجرم کو قبر مین سے بھی کھود کے نکال لے۔ چنانچہ اوسکو بھی دھر دبوچا۔ اور احمد نگر بھیجدیا۔

قدرتی ترقی

لیارو دیکھو تو ہماری گورنمنٹ کے اقبال کا پارہ کسقدر زور پر رہا ہے۔ اول تو کسی صورت نقصان ہوتا ہی نہین اور اگر اتفاقیہ کبھی مصلحتاً کسی حاسد کے جلانے کو گورنمنٹ نے خود نقصان گوارا کر بھی لیا۔ تو فوراً اقبال کا ستارہ اپنی جگہ سے اُچک کر اوس نقصان کی تلافی کر دیتا ہے۔

اکثر لوگون کا خیال تھا کہ جنگ ٹرانسوال مین گورنمنٹ فوج کے سپاہی لاکھون مارے گئے۔ خیر یہ تو لوگون کا خیال ہی خیال تھا۔ مگر اتنا ضرور ہے کہ ہزارہا سپاہی اور سیکڑون افسر کام آئے۔ مگر واہ ری اقبال کی بڑھوتری حشرات الارض کی طرح ایک ہی برسات مین ساری کمی پوری ہو گئی۔ چنانچہ لندن کی مردم شماری سے تحقیق ہوا کہ پتلون کی تعداد ۴۵ لاکھ ۲۳ ہزار ۴۴ ثابت ہوئی۔ سابقہ مردم شماری سے ابکی مرتبہ تین لاکھ پانچ ہزار سات سو ستر کا نفع رہا۔ جسقدر آدمی کہ جنگ ٹرانسوال مین کام آئے تھے اونکو پہلے ہی مجرا کر دیا گیا ہے پیداوار کی تعداد تو ہر سال زیادہ ہوتی ہی جاتی تھی مگر ہمارے خیال مین ابکی برسات مین اسقدر بڑھی کہ جنگ ٹرانسوال کی کمی کو پورا کر کے بھی معمولی تعداد سے تجاوز کر گئی۔

اگر فوج یہ خبر سنینگے تو مفتوحون کے ہاتھ پاؤن ٹھنڈے پڑ جائینگے۔ وہ خیال کرینگے کہ ہم تو اپنے آپ ہی کو یاجوج ماجوج سمجھتے تھے مگر لندنی ذریات ہم سے بھی بڑھ کے نکلے۔ ہمنے بہتیرے قید کئے اور بہتیرون پر ہاتھ صاف کر ڈالا پھر بھی تعداد مین فرق نہ آیا بلکہ اور کئی لاکھ کا نفع ہو گیا۔ اور پرانی دستاویزین دیوجانس کے قصے سنا کر ٹھہر کر ایک سے اور دس پیدا ہوئین وہ بالکل صادق آ گیا۔

معرکہ آرائی

عابد ولت کا دورہ

ہو حضور ما نے کسی کس کو چھوڑیئے

خوف ہیجے ستے ہیں باندھے ہم معشوق سامنے ابھی پچھیا در صاحب۔ تسلیم و تسلیم تو خیر صلا خیر قیت گرہن تک ہنڈ کی خبر چلی تھی کیونکہ تھوڑے دنوں کے بعد علیک سلیک ہوئی ہے۔ یار دل تو بہت چاہتا ہے کہ ہم تو خیلے بہلے رہا کریں مگر بعض انجار پڑھین اور خواہ مخواہ کے بیلے آدمیوں نے ناحق کچھ ایسا ستا رکھا ہے کہ کوئی پہلو قرار ہی نہیں۔ خیر خدا ان موذیوں سے سمجھے۔ احباب طلب کی شنئے کہ آپ کو اپنی عمر طبعی کے نو دس گیارہ برس گیارہ مہینے اونتیس دن تیئیس گھنٹے انسٹھ منٹ انسٹھ سکنڈ تک انسٹھ ہی ثانئے پل گذارنے کے بعد شہر بھاگ بھاگلپور شریف میں قدم رنجہ کرنے کی ضرورت نے نہ ہونی کی گاڑی میں لاد لاد کر جھلکم جھلا آدھی رات کے بیچ اسٹیشن پر لا ڈالا۔ کود پھاند کر گاڑی سے برامد ہو گئے۔ ضرورتاً قلی کو آواز دی۔ قلی کہاں۔ جواب ندارد۔ معلوم ہوا کہ سب جورو کے مزدور آرام میں پڑے خرخرا رہے ہیں۔ بہول گئے۔ اگر اس طرح آواز دیتے کوئی ایف اے بی اے ہے مزدوری کریگا تو شاید بہتیرے جی جی اور ہاں ہوں بولتے چلے آتے۔ خیر حضت رئیوسے نکلوں کی جان پر صبر شکر کرکے اسباب کا ٹھیلہ بغل میں دبایا اور تشریف کا ٹوکرا لیکے چلے۔ دروازہ میں قدم رکھا ہی تھا کہ نیلی پیلی وردی والے نقل ہنکر بکیروں نے بہستہ روک کر سوال کیا۔ "مین ٹکٹ دمن معاملک لیکے کہاں سے آتے ہو اور کہاں قیام ہوگا"۔ تعجب ہوا اور خیال کیا کہ عوالعجبیے ہی ہم کیسے کیلئے اخر بات کیا ہے۔ ہمنے کیا کیا جو ایسا سوال کیا جاتا ہے کچھ یون نے بارے اوجلے اوجلے کپڑے دیکھ بھی غور نہ کیا ایسے بیہودہ سوال کر بیٹھے۔ سبب دریافت کرنے پر موت کا بج کھلا کہ آجکل کلکتہ میں طاعون علیہ الغضب کیوجہ سے زندہ درگور ہے۔ اب وہان سے ہر ایک انتقال کرنے والے کو اکثر جگہہ ایسے منکر نکیر و لنسو سابقہ اور سوال و جواب کرنا پڑتا ہے۔ مجبور کہنا پڑا اور صاف صاف بتا ہی دیا کہ ہم کلکتہ سے آتے ہیں اور کسی گنج میں ایک جھونپڑا ہے یہاں پستی رئیس کے ہاں قیام کرینگے۔ المختصر اونسے چھٹکارا ہوا۔ اسٹیشن کے قبر تنگ محل سے باہر قدم رکھا۔ سواری کی تلاش کی تو چند زلزلہ خور چھکڑے جن میں بجائے گھوڑوں کے کاریائی ٹٹو اور نیم جگہ پر جتے ہوئے نظر آئے یا ڈیڑھ ٹینے پہیے بانسوں کا ایک پنجرہ سا بنا ہوا دو مریل بیلوں کی گردن پر رکھا دیکھا۔ دل تو چاہا کہ اس بہتیا کو بھی سواری پر جھکا دیجئے مگر ہیچ مداں فیصلے کرین مگر کرتے کیا۔ راستہ معلوم نہیں وقت بیڈ ہب لیکے آدھی رات ادہر آدھی رات ادہر یعنی اسقدر کہ خدا کے فضل (چاندنی) سا تمام شہر غل شب ہو رہا ہے۔ چراغ کی جھلک کہیں کہیں جیسے جنگل میں ایک آدھ جگنو گپ چپ کرتا نظر آتا ہے۔ سڑکیں دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہ کرا اور ظالم ہو کر دوں سے اونچی نیچی ہو کر گڑھوں میں پڑی ہوئی ہیں ایسی کہ بہان دکھا دکھا کر میونسپلٹی کی جان کو رو رہی ہیں۔ پرانی سڑانی عمارات خانہ جات بنی ہوئی کچھ عجب ہی حسرت برسا رہی ہیں۔ الغرض گاڑیبان نے سرائے تک کا راہ طے کیا۔ اور چڑھ بیٹھے۔ اب تماشا سنئے گاڑی والا بیلوں کو ہانکتا ہے۔ بہتیرا ٹک ٹک کرتا ہے۔ مگر یہ بیل آہ اڑیل بیل سوا تو گردن ہلاکر قدم نہیں اٹھاتے۔ اور ہر گاڑی عجز چرخ چون بولنے اور ہچکولے لینے کے سوا ہلتی بھی نہیں۔ ہری آنکھیں ندا اگاڑی کا پہیہ کچھ چلا۔ اور چلا تو ایسا چلا کہ کبھی غار میں اور کبھی ٹیلے پر۔ قریب تھا کہ تمام انجر پنجر ڈھیلا ہو جائے من اقتضائے ہستی ہوئی چھٹی کا دودھ تک یاد آگیا۔ یکایک ایک بارک نما مکان کے قریب پہونچکر گاڑی چرچرایا۔ صاحب سرائے آگئی۔ سرائے کو دیکھکر اور بھی پریشانی بڑھی۔ تعجب ہوا کہ یہ سرائے ہے یا زندان مسافران۔ چند اندھیری کوٹھریاں گور غریبان کی طرح بے چراغ ہو حق بول رہی ہیں۔ اب کیا کریں اور ایسے سوا کر ہی کیا سکتے تھے کہ زرشتہ تقدیر پہ صبر کیا اور تہہ مسافر بر جان مسافر یکر زندہ در گور ہو گئے مصداق مصرعہ ع جب بجا خوف اندھیرے میں خدا یاد آیا۔ اللہ کی یاد میں فجر کر دی۔ خدا خدا کرکے صبح ہوئی۔ ادہر ادہر سے انسانی صورتیں اور اصوات سمیع و بصر میں آئین۔ ہم بھی کلمہ پڑھتے پڑھتے اوٹھ کھڑے ہوئے۔ (باقی دوشنبہ آیندہ پیش)

راقم آفتاب ظرافت از کلکتہ۔

ہمت ہو تو ایسی ہو

یہان طاعون کو تشریف لائے تین ماہ کا عرصہ ہوا۔ میونسپلٹی نے اونکی آؤ بھگت کیلئے اچھا انتظام کیا۔ جا بجا سڑکوں اور ریلوے اسٹیشنوں پر نگہبان پولیس کے علاوہ ڈاکٹران و ڈاکٹرنیاں اور پاسپورٹ والوں کو بٹھایا گیا کہ دور شہر کے اور قریوں کے ذریعہ ریل اور پیدل آنے جانے والوں کو پاسپورٹ دیا کریں۔ اور وہ پاسپورٹ کیساتھ مقررہ جگہ پر دس دن آکر حاضر ہوویں اور اپنی صحت او نبض ڈاکٹر کو بتا جایا کریں۔ اور جو شخص روز حاضر ہونے میں چوکیں وہ دوسرے تیسرے دن حاضر ہوکر عذر بتائیں تو فوراً ان کا عذر سن لیا جائے۔ وہ سوئے میں اوس کے باپ کا بھی عذر نہ سنیں سزا اور جرمانہ کریں۔ اور جس مکان میں بیمار ہو اسکی بیمار پرسی کو ڈاکٹر و طاعونی انسپکٹر روز جایا کریں

جس مکان میں شفا حاصل ہو اوس مکان کو اور
مکان کے اندر جو کچھ سامان دیا چہ برتن حاسیہ
وچٹائی ہو پوڈر سے دہو ڈالیں سوا ایسا ہی ہوا مگر
جس شخص پر ستر طاعون اپنا سایہ ڈالے اوسیدن
اسکے مکان کے در و دیوار پر پلیگ کا نشان و تاریخ
و ماہ و سنہ لگایا جاتا تھا اوس شخص کو اگر صحت نصیب
ہو تو بعد صحتی دس یوم کے پلیگ کا جو نمبر لگایا وہ دہو
ڈالا جاتا تھا اگر صحت ہو تو وہی پہلا نمبر بیمار ہوئے
دن کا فوت میں گنا جاتا تھا اور آجکل ایسا ہی چلا
زندہ و مردہ کا حساب تو ضرور میونسپلٹی دفاتر میں
ہوگا مگر عام لوگ کیا جانے جسدن بیمار ہونے کا نمبر
لگایا گیا اوسی دن یا دوسرے دن جب نمبر لگ کیا
گیا مردوں میں گنتی کر لیتے ہیں اور دعا سے مغفرت
بھی پڑھ دیتے ہیں منشی باتی کے نمبروں کو جانچ
تھا کر بیمار و مردہ کے نمبر میں نشان فرق رکھتے خیر
ہمیں اسے کیا بحث کہ کئی مردہ میں کوئی بیمار میں
گنا جائے الله مجسٹریٹ صاحب کو سلامت رکھے
اور وہ لگی چونگی عزت افزائی کرے کہ ہر ایک مکان پر
وہ بنگے وقت خود تشریف لیجا کر اپنے روبرو سب
سامان و دہلواتے ہو مگر جس مکان میں بیمار رہے
وہ صحت پانے تک اوس مکان کے اور اشخاص
باہر یا بازار میں جانے آنے یا دوست اقربا کو اپنے
مکان پر بلواسکتے ہو جب قواعد سرکار محتاج رہتے
ہیں غریب مزدور لوگ بڑی تکلیف ہے شہر کے
بڑے بڑے مالدار لوگ اپنے اپنے مکانات خالی
کرکے اور شہروں و باغات بنگلوں میں سکونت اختیار
کی مگر کسی ساہو سیٹھ کو غربا کا خیال نہیں آیا کیونکر
خیال آئے وہ لوگ ازل ہی سے نہیں ہاتے غریب
لوگ کہاں جاگے اللہ توکل ہے۔ ہندو تو بہت
فرار ہوئے وہ کیا کرتے ازل سے ڈرپوک مگر جو روغن
بھی غریب لوگ ویسا ہی رہے۔

مگر آفرین و تحسین سیٹھ حاجی عبد الصمد صاحب و
قادر واگو تر عبد القادر صاحب پر کہ اونہوں کے دل
میں محبت اسلام کا مادہ زور پاکر فقیرانہ و دلیرانہ
طاعون خان کا مقابلہ کرنے کیلئے سب دن بیمار کے
تیمارداری میں مصروف رہتے اپنا کیمپ طاعونی الگ
ہی بنوا کر بیمار غربا کو اپنے کیمپ میں لیجا کرتے
اور بہت سے لنبے ہی مکانوں میں رہتے سیٹھ
صاحب بیماروں کے مکان و کیمپ میں علاج وغیرہ
و کہانا پانی میت کی تدفین تکفین کا کل خرچہ اپنی ذات
خاص سے کرتے اور کر رہے ہیں بہت لوگ شفا بھی
پائے اور سے جیت سخاوتی و دلیری اور کس کا نام
کہ کسی غربا بیمار کو یا میت کو سرکار کی کیمپ میں لیجانے
یا غربا تنگدستی سے تکلیف پانے نہ دیئے اللہ انہیں
اس کی جزا دنیا و آخرت دونوں جہان میں دے اس
شہر میں اور بھی بڑے بڑے مالدار ہیں مگر ان دو
صاحبوں کے سوا اور کسی میں ہم قوم کی ہمدردی ہے
و محبت ذرا بھی تو بُو تک نہیں پائی گئی واہ رے مسلمانی
و قومی ہمدردی اللہ جس کسی کو دولت دے تو حلال
دے اور حلال کا ہو تو خرچ کرائے دولت و مال
دیکر قاروں کا منشی و ملازم نہ بنائے اس تین ماہ
کے عرصہ میں اغلب ہے کہ طاعون خان نے ایک ہزار آدمی
کی خدمت کی ہوگی اور زیادہ مگر اللہ کے فضل و کرم
سے اور ان بندہ پرستوں سے بستی بند ہو گئی پھر
بھی زور بلا خدا ایک ہی دو کی خبر سنا ہی لیتا امید سے اُمید
قوی ہے کہ اب بہت جلد رہائی وانساد دیکر اس بلا کے
دربائی سے رہائی و امن دیں آمین ثم آمین۔

ح ۲ ا م

نامہ نگار پنچ
از دو انساگی

حقیقت کُھل گئی راز نہانی کی
بیانی .. گئی شاہ ... ن کی

ڈیر سٹ پنچ بہادر سلام ولام کو تو یار سلام ہے
کہ بکر حساب درستان در دل۔ اصل تو ہے بہت
بری چھٹی اور ایسی چھٹی کہ الیس توبہ توبہ ٹانگ ٹوٹے
اوستاد کیوں کیسی کہی۔ واہ واہ قربان آپ کی عقل شریف
کے اچھی سوجھی اور آج پھر وہی گفتار بیڈ ٹنگی جو پہلے
تھی وہ اب بھی ہے۔ اجی تو پھر آپ کی کیوں اس کلام
سے تو نہ چھٹی جاتی ہے او کچھ سمجھے ہی۔ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ آدمی ہے یا بالکل پاجامہ۔ اجی حضرت اور
پاجامہ ہی کسکا بس سمجھ جاؤ۔ ایسے تو پھر کچھ الا بچے
بھی یا یوں ہی آئیں بائیں شائیں بکیگا۔ ارے تو توبہ
بلا تم تو ہنسی مذاق میں رہ سمجھے جانے ہو تمہیں ہماری
قسم کہیں ایسا نکرنا اور سچ کہنا کیا بہو تو چھٹی ارے
ستے رہے آج تھو تھو تھو وہ بے کہو سٹ پھر ایسی
بات۔ اچھا تو پھر لو مابدولت علیہ غفران بھی کہو ذرا تو سہی
یہاں کے محرم واقعی خوب ہوئے اور بہت اچھے اچھے
سید الشاعرین یہاں کی رنڈیوں کی پڑھتی تھیں
جنکی وجہ سے یہاں کچھ اور دہوم توجہ جاتا ہے ..
یہاں میٹھی کیا وہ مثل ہے خاک نہ ڈھول بکا تن کے پول
پانچ تاریخ ہی شمشیر بیگم کی سمیری رشی و دہوم کر ساتھ
اٹھی جسمیں پانچ ہاتھی اور گھوڑے اونٹ رنڈیاں
منڈیاں جن کے پیچھے وشی تیس نہیں تو تیس ۳۰ جانبر
اسکے پاس جیتر فنا سے ہی اچھے ہوئے تھی جن
کا ایک مدت سے چلی واس کا ساتھ بی صاحب سے چلا
آتا ہے۔ اور ایرا غیرا نتھو خیرا کا بھی بڑی کثرت سے
مجمع تھا خیر اور جو تھا سو تھا ان رنڈیوں کی اداؤں
نے تو مابدولت کو تن کبوتر بنا دیا کیونکہ کچی پکی اور چلبل
سب ہی تو ایک سر سے والی ساریاں زیب بدن

سلے ہوئے نہیں۔ شانوں پر اور آدھے سیاہ و سیاہ بال رش سے تھے اور اون گوری گوری نازک کلائیوں میں کاسے ڈورے بندھے تھے۔ اُف پھر کسی سے چار آنکھیں ہو جانے پر شرما کر نیچی گردن کر لینا۔ ہائے جب یاد آجاتا ہے تو واللہ پاؤں تلے سے زمین نکل جاتی ہے۔

اسطرح سے جو تاریخ کوئی فیاضی کی اٹھی اور ایسی اُٹھی کہ بس آہا ہا ساتھ جُل اسپ اور شتر تھے اور مجمع کا ذکر کیا ہی کیا مختصر یہ ہے کہ قادر ورہ سے قادر وڑ گڈ بڈ ہوتا تھا۔

بی شنز بیگم کا نمبر اس مرتبہ گھٹ گیا اور شاید اسی وجہ سے بی صاحبہ کی ساری بھبٹ گئی ہو تو کچھ تعجب تھوڑی ہے کیونکہ اس مرتبہ تو بہت بڑی ٹنیا ڈوبی اور ڈوبتی کیوں نہ آخر نئی پرانی کا بھی تو معاملہ ہے بھلا کہاں نیا خون اور کہاں پرانا جو گدرائے ہوئے آم میں مزا آتا ہے وہ بھلا پلپلے میں کہاں۔ اب تو ہماری یہ دعا ہے کہ خدا کرے دو چار ایسے ہی گھونٹ ہر سال بی صاحبہ کے حال میں آجایا کریں۔ جو ذرا محرم میں مزا تو آجایا کرے۔

لیجئے حضرت ابو آپ کی سمجھ کے بیچوں بیچ کے سینٹر میں سمایا۔ بندہ رخصت۔ پھر ملونگا اگر خدا لایا۔

خدا کے فضل سے میں کم نہیں پہلوان والوں سے
نہ ڈرتا ہوں شیر لیفون سے نہ ڈرتا ہوں ۰۰ الون سے

جان جاتے میں جان سنے والے
پھر بھلا کیوں بتائیں۔

غلام پہلوان کی بازی جیت سنگھ کی قلابازی

عبدالرزاق ابوالمذاق رستم ہند کے چیلہ نامی گرامی پہلوانوں کے دام چھپا خلیفہ پنچ بہادر زیت جیسا چھائی کم خرم پھونک کر آڑے ہے تر بچے سلامی کے ہاتھ ملا کر پیترا بدلتا ہوں ارے آپ ہی پہلوان ہیں کر آتے ہی رستمی سلامی لگے ہاتھ لگنے پارے یہ کہنا بھکر آپکا عجب حال ہے خدا جانے آپ تو پیار سے ایک ہی فقرے میں چکرا جاتے ہیں کیوں نہیں زمانے کی حالت دیکھ کر یار یہ تو سچ کہا اس زمانہ کا رنگ ڈھنگ دیکھ دیکھ سب کے چہرے کا رنگ فاختہ ہوا جاتا ہے انجناب پر کیا منحصر کون فرد کونسا بہر کون بیشہ کونسا بشر ہے کہ جسمیں حرفت کا مادہ رہ بال نہیں کہا رہا ہے سچ تو یوں ہے سب کا روپیہ کیا ایمان تک ڈانواڈول ہو گیا پہلے زمانہ کی تلواریں کے دستے سے بیساختہ زمین سے بھی نکل پڑتا ہے کہ ہائے وہ دن وہ رات وہ اوقات وہ زمانہ وہ لوگ کیا ہوئے مگر سیری شد کہنے کے سوا اور کچھ بن نہیں پڑتا لیکن اس زمانے میں بھی بعض ایسے نکل پڑتے ہیں کہ اپنے وقت میں آپ ہی نظیر ہوتے ہیں جیسے رقم پہلوانی میں خلیفہ کرم علی خانصاحب جہیروی ماں پوری کہ جنہوں نے اپنے رستمانہ بازو سے بمقام سیالکوٹ روبرو افسران فوج و پہلوانان عالم بانا سفرانا جیون سے ارپہلوان کو پچھاڑا چھاؤنی میاں میر میں اننت سنگھ ہزارہ و گنیش سنگھ پہلوانوں کو زیر کیا زنجیر پہلوانی حلقہ گردن نہادیا مقام جہیرو ونو زنگر میں وریچی سنگھ۔ امیر علی خلیفہ کو اکھاڑے سے اوکھاڑ کر آسمان دکھا دیا اور مجمع وغیرہ وغیرہ کا کیا حال پوچھنا ہے کبڈی کبروئی سے للکارتے رہے دیکیوں نہیں آخر دلی میاں خرچی صاحب کے اکھاڑے کے خلیفہ ہیں) دوسرے غلام پہلوان رستم ہند امرتسری کہ جس کو جہان کہا جائے تو بیجا نہیں اونکا مقابل ہندوستان کیا یورپ میں بھی نہ نکلا آپنے رستمانہ قوت سے کیکر داس سنگھ۔ شہباز خان عبدالقادر آفندی ترک کو پہلوانی کا مزا چکھا دیا پیرس میں یورپ رستم انگلستان نے ہاتھ ملانے سے انکار کیا رستمی نقارہ اسکا تمام عالم میں گونج گیا اور بیساختہ یہ زبان زد عام ہے سے قرار دیدہ رستم را شنیدہ + شنیدہ کے بود مانند دیدہ، حال میں بیٹھے بٹھائے بہ حکم مہذب ٹکسالی کہ عاشق زار تاریخ ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۰۱ء کو گیا سے دنگل نے اپنا عجب رنگ دکھایا بالقول شخصے ساٹھ سے ہوتے کے اپنے یا بدن کو دبیٹ کی بھی چلی مداروں کو دہیاں میں ساگ سنتواری تو یہ سالو پیرکار ترتیبی کھاتے کھاتے دس سیری کو دال چلاتے چلاتے دوسرے کا دستگیجے دبکتے پہلوانی کے خیال نے اوبال دیا نہیں نہیں جوش پیدا کر دیا کیوں سمجھے لاحول ولا قوۃ انجناب کا خیال کہاں سے کہاں چلا گیا جملہ میں جملہ معترضہ بھی گھس پڑا اخیر مطلب سعدی دیگر است ایک نیا پہلوان سو جیت سنگھ جہیروی ایک دو کشتی مارنے سے خوش خوش کپا سا پہولتا ہوا لنگوٹ سے باہر ہوتا ہوا کام تو کام تمام تو ہو گیا غلام رستم ہند سے مقابلہ کر کے پیلا تال ٹھوکتا پہلوانی میں اکڑتا جیسے کہ قاف پایل سے کوئی دیوزاد نکل پڑے نکل پڑے اکھڑا ہو گیا مگر واہ رے میرے شیر رستم ہند نے ہزاروں بلکہ جو تیس سو میں مخالف نے ہند تو سب باندھ ہائے کوئی کام کہ نکلا ایسا دے مارا کہ گر جہاز کبوتر یا شتون کیطرح قلا بازیاں کھاتا ہوا زمین پر آ گرا سینے ہاتھ جاتے ہی اوڑ و ہم چاروں شانے چت سب اکڑ فوں جیسے جاڑوں کی سانو کی ڈینگ سنتی شیر بابا خانی وہ بھی منٹ میں ہو گئی جیسے چار پانچ دانے کے چنگیز خان کے بھتیجے نے جو ست بیجا کر رکھے تھے تماشہ بینوں نے تالی پر وہ تالی بجائی کہ رستم ہند کے گرزت کی خوشی میں سارا

کیا گریج کیا مگر بعض مبصر بات نہری کھلے ہیں کہ تنکا کرنے لگے کہ اس دنگل نے بے سلقی کے ساتھ زر گرہ خاک میں ملا دیا ہوئی ایسی جیسے اوستاد شاگرد کا پارس بنا کر انعام ہو چکے سے بطرح کچھ رہی ہی لیکن دیجانب کی لسان سیفی ایک بند تصنیف کر کے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ صورت بیانیہ پر شاگرد شاگرد کافی ہو۔ اچھا سنیے سنبھلئے ایک تہا پ رسید کرتا ہوں اور آخری سلام سر ہے۔

کچھ کا نچہ روک لے میرا پہلا یہ کسکی طاقت ہے
بڑے اوستاد نے مجھکو سکھایا ہے پھیری گتکا

تونگری بدل است نہ بمال

خیرخواہ ملک اور مسٹر پنچ کی گفتگو

خدا کے سامنے بن جار ہاتھ کی ہوگی
نگوڑی فتنہ قیامت کی ہے زبان میری

خیرخواہ - مسٹر پنچ ہوت ہوت - ہو گیا ہو گیا ہو گیا۔

پنچ - اخاہ آپ ہیں کہیے تو کہاں رہے بہت دنوں کے بعد عید کے چاند کیطرح دکھائی دئیے - فرمائیے کیا ہو گیا۔

خیرخواہ - بھئی کچھ نہ پوچھو - ہو گیا ہو گیا ہو گیا۔

پنچ - واہ آپ بھی عقل کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہیں وہی مرغی کی ایک ٹانگ کے جاتے ہو - پھر کہو نہ کیا ہو گیا۔

خیرخواہ - کیا بتائیں ہو گیا ہو گیا ہو گیا۔

پنچ - ارے بھائی کیا طاعون سلون کا زور شور ہو گیا یا بیسنے کا بڑا سوال پر جاری ہوا گورنمنٹ کا قبضہ ہو گیا - یا چینیو میں گڑبڑ ہو گیا۔

خیرخواہ - ہمرسا - بچہ ہیں تبہر بچہ پر اسطرح بگڑتو واہ آپ بھی لارڈ گاڑی سے سبقت لیگئے - گھٹنوں کا راستہ ستون میں صفا چٹ کر بیٹھے۔

پنچ - تو یار اب شیخ کہو کیا ہو گیا - ورنہ ابھی لعل پگڑی والے کے حوالے کرتا ہوں پھر مزا دیکھنا کیسے چھوٹے بچے اڑ نگے جا کر تمکو ٹھیک بنائی ہو۔

خیرخواہ - رہئی لعل پگڑی والیکا نام ست راوس کے خوف سے ہم کیا مرد سے نگ قبر میں چونک پڑتے ہیں سمجھے ہم بتائے دیتے ہیں۔

پنچ - کیوں بچا اب عقل درست ہوگئی تو اب کہو کیا ہو گیا۔

خیرخواہ - دیا ایک فلوس کا خون کر کے لاکھوں کے شیشے نکلوا ڈالے اور روز افزوں پہر شبہو پھر سنو - ہمارے ہندوستانکو دیکھو جہاں ذرا انگریزی کے ہوا دماغ تک پہونچی اور فورا کٹ پٹ کرنی آگئی پھر کیا رہا۔ پائجامہ کی سیانی نکلوا کے پھکوا دی - چنگی کا نام و نشان کہو دیا اور پہر دہر مونچ کرا لیے - پیر میں ہاف بونٹ پہن لیا - گویا سنگ بی ہو چکے - عزیز و اقارب سے وہیل ویل کرنے لگے اپنے دہرم کیسی کچھ حقیقت ہی نہیں ادب اور لحاظ تو ایسا دور ہو گیا جسطرح گدہے کے سر سے سینگ پورے ولایت زا ہو گئے - جدہر دیکھو پہنے کالے کوٹ کے کیطرح قائیں قائیں کرتے پھرتے ہیں - دماغ چلے جاتے ہیں۔

پنچ - کیا مجنونی ہو جو بہکی بہکی باتیں کرتے ہو - شیخ کہو کیا ہو گیا

خیرخواہ - دیچ تو یہ بات ہے کہ زمانہ کا اولڈ فیشن تبدیل ہو گیا۔

راوی - بات تو ٹھیک کی کہی ہے

سلسلہ

مہاراج پرشاد
از بمبئی محلہ فانس واڑی

جو دل قمار خانہ میں بت سے لگا چکے
وہ کعبتین چھوڑ کے کعبہ کو جا چکے

بھیا پنچ تم کو قسم ہے رنڈیوں کے سر کی عاشقوں کے داغ جگر کی۔ بام کی دیوار و در کی سچ بتاؤ کیوں چپ ہو۔ ارے کیا حال ہے۔ بھئی کچھ نہ پوچھو اس وقت یہ پیاری پیاری باتیں تمہاری میرے قلب پر اور نشتر لگا رہی ہیں - کیا کہوں ہوش درست نہیں ارے کچھ کہہ ڈالو - بھئی یہاں ملکہ کے غم سے کسے فرصت - اجی کب تک غم کرو گے - محمدی کچھار کے خبر ہو کر اودہر حالت - ننھی منی بات کا اتنا خیال - بھئی تم کیا جانو سے جو گذرتے ہیں داغ پر صدمے آپ بندہ نواز کیا جانیں - سچ کیا پوچھتے ہو خاک کہوں ماجرائے دل ہو دل بہ ہاتھ رکھو تو کہتا ہوں سنئیے کہئیے صاف کہئیے - کیوں کہوں اُف اُف تونے کی شستی آنکھوں کی دیکھی کہتا ہوں - شعر عجب بدنگاہ کا ٹکڑا سر پر اٹھا بیٹھا لگانا دل کا بس چلتے مارنا اور گرا کا کہنا ہے خدا وند کریم ہمارے محمدی کچھار کے شیر کو توفیق دے کہ ان لغویات سے باز آ کر کے طبیعت کا رخ کریں - ادہر سوا نہیں مبارک ہو - بھئی ایک شریف زادہ مرگ پر آمادہ - چہرہ زرد دلمیں درد ایک جفا وجفا کار ظلم شعاری جسکا شعار بے مروتی میں طاق - لونڈوں کے دل لینے میں شہرہ آفاق اور پر شیفتہ اور فریفتہ ہے اپنی پیاری جان کا دشمن بنا ہے - نہ اوسکی صحبت سے باز آتا ہے نہ اوس کے ساتھ نکاح کر کے گھر میں عصمت کے ساتھ بٹھاتا ہے وہ بیہودہ اور جفائیں کرتی ہے - نہ کچھ ترس کہاتی ہے - نہ دل ہو خدا سے ڈرتی ہے - بھئی اگر میرا بس ہوتا تو مار کے گھونسے بھر ڈال دیتا - سچ ہے بلائے عشق

سے خدا بچائے۔ چلو جلد اس راہ کو طے کر دار۔ یا انجم بڑھتے نعل چلو۔ بی آمنہ کے بوٹ عبداللہ کو ہاتھ سے بھاگ جاتے عشق جناب احمد تشریف لائے۔ ابھی پہنچ ذرا ٹھہرو۔ سنو تو یہ کون عندلیب غزل گا رہی ہیں۔

غزل

کوئی رنڈی سے بھی کرتا ہے محبت بیٹا
نوج در گور ہو اچھی نہیں خصلت بیٹا
عاشق کا تری دنیا میں بڑا ہلڑ ہے
تری جورو کیا کرتی ہے شکایت بیٹا
تو بہادر ہے مرجان ترا کیا کہنا
عشق میں کیا کیا آنا ہے صورت بیٹا
نیس کا ساتھ دیا چھوڑ دیا جس نے کہ
جا کے بنگلی میں یہ کیا ہو گئی حالت بیٹا
جان پیاری نہیں کرتا ہے کسی عورت سے
دیکھئے دل ہوتی ہے آخر کو ندامت بیٹا
بیچ ہی بدنام اگر ہو بیگا دنیا میں تو
کبھی سالم نہیں رہنے کی یہ دولت بیٹا
جس نے آوارہ کیا تجکو اوسے کیا کوسو
چھیکدوں گھورے پہ اوس چھوکری بیت بیٹا
اسکے پہلا ساتھ وہ تو رہا پھرے پھر
اب نہ باقی ہے وہ آنکھوں میں مروت بیٹا
اپنے محسن پہ جفا کرتا ہر نادان ہے وہ
اوسے پروا نہیں تری بڑی نہیں الفت بیٹا
اب بھی ان رنڈیوں کو عشق سے ہاتھ اوٹھا
کیجئے سنبھل پہ آئی نہیں شامت بیٹا

راقم م۔ ن۔

حقیقت میں لہو و ڈگر گرا دامان قاتل پہ
قضا ہے کہ ہم باشتراف سی محشر میں خون کا
فرصہ تقریباً کہ ہفتہ یا عشرہ ملک خفگی ہوا
ہم کو ایک واقعہ کو بسط دیا گذرا ہے سمجھا

سامعین سنکر نہایت حیرت میں جائیں گے ہمارے ایک مہربان تحریر کرتے ہیں کہ میں آج کل مقام متھرا میں مقیم ہوں یہاں کے ایک عجیب حیرت انگیز واقعہ کا فوٹو آپ کی نظر کرتا ہوں کہ جس سے آپ نہایت حظ اوٹھائیں گے وہ یہ ہے کہ ایام سرما میں ہولی کے روز بوقت سات بجے صبح کے ایک شخص مسمی رسیدہ اپنے مکان میں مقتول پایا گیا اور تمام زر و زیور و سامان و اسباب سے مکان کو بالکل خالی دیکھا اسکا مقدمہ بحضور سشن جج آگرہ پیش ہوا اونھوں نے بدیں وجوہات کہ اوس کی لاش کے قریب دو روٹے خون آلودہ کہ جن پر خون کے نشان جابجا لگے ہوئے تھے اور ایک لوٹے پر ایک نشان خون منجمد کا تھا کہ جیسے سب رجسٹر اور رجسٹری پر انگوٹھے کا نشان دیا کرتے ہیں عدالت میں بموجودگی صاحب مجسٹریٹ اس لوٹے کا فوٹو لیا گیا اور ایک شخص کہ جو اوس کے مکان کے پاس رہا کرتا تھا اور وہ فرد کلکٹری میں دفتری تھا اوس پر اس جرم کا شبہ تھا چنانچہ اوس دفتری کی انگوٹھی کا نشان بکر مدہ لوٹے او فوٹو کے عدالت عالیہ میں بمقام الہ آباد بھیجا گیا۔ وہاں پر جاکر بخوبی بوجوہ معائنہ کیا گیا اور نشان سے نشان ملایا گیا مطلق فرق نہ نکلا کچھ عرصہ بعد بذریعہ تار برقی خبر آئی کہ بیشک شبہ لوٹے پہ دفتری کی انگوٹھی کا نشان ہے جس وقت اس بات کی خبر قاتل کو ہوئی ہر چند بچنے کی کوشش کی اور چاہا کہ بجائے اپنے کسی اور کو پھیٹ میں دیکر کان سالم لیجائے مگر ثبوت شدہ مقدمہ کس طرح ٹوٹ سکتا تھا و نہیں کی مجال جان بچا انفصل قصہ اسکے متعلق اور دیگر واقعات توجہ میں مگر نتیجہ یہ ہوا کہ سشن ججنہ باتفاق رائے اسیران ہفتہ گذشتہ میں قاتل پر جرم قتل ثابت کرکے پھانسی کا حکم دیا۔

راقم۔ عشرت مسیحا سین انور دیو بند۔

اسلامی دنیا

حلب کے نوری کالج میں تعلیم پانے والے طلبا میں سے دو لڑکے ہندے قابل اطمینان طور پر اپنے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اور عنقریب عساکر عثمانیہ میں انکو اسٹاف میں جگہ ملیگی۔

قاہرہ میں پچھلے پنجشنبہ کو ٹورنامنٹ کا جلسہ ہوا جسمیں اکثر رؤسا و فضلا اور عہدہ داران سرکاری شریک تھے ان تمام کھیلوں میں جو پروگرام میں درج تھے مصر کے سرکاری مدارس کے طلبا کا مقابلہ ہوا جمناسٹک میں مدرسہ عابدین کے طلبا کلک آف دارالعلوم رستاکھنچی میں مدرسہ توفیقیہ کے طلبا اور بھاگ دوڑ کود پھاند میں بعض دیگر مدارس کے طلبا بازی لیگئے جنھیں ڈائریکٹر نے امرا و رؤسا اعلیٰ عہدہ داران و سفرا دول کے روبرو انعامات تقسیم کیے۔

اخبار ٹیمز ریل ڈپلومیٹک لکھتا ہے کہ انگلستان کی وزارت نے گورنمنٹ ٹرکی کا اسباب میں شکریہ ادا کیا ہے کہ اوس نے روس اور جرمنی کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم رکھنے میں کیا مخفی کوششیں کیں۔

حسب الحکم سلطانی ان چالیس سپنج فشرز کے خاندانوں کو مالی امداد دی گئی ہے جو پچھلے دنوں ساحل طرابلس واقع افریقہ شمالی پر اسفنج نکالتے ہوئے غرق ہو گئے تھے۔ ولایت جمع الجزائر دیا میں پوتانی والیشیا کو چیک) میں ان خاندانوں کے لیے چندہ اعانت بھی کھولا جائیگا۔

گورنمنٹ ٹرکی نے ان لوگوں کے لئے جو جرائم کا ارتکاب کرکے چھپ کر بھاگ جاتے ہیں سخت قوانین نافذ کئے ہیں۔

روس و روم کے باہمی تجارتی معاہدہ کی شرائط طے کرنیکے لیے قسطنطنیہ میں ایک کمیشن بیٹھا ہے۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

ٹنگو (سرکاری) رپورٹیں مظہر ہیں کہ جرمنی چار حصوں میں پاؤشنگفو سے روانہ ہوئے اور ۲۲ و ۲۳ ماہ حال کو چاروں حصوں کو دشمنوں سے مقابلہ کرنا پڑا۔ تین حصوں سے بہت سخت مقابلہ ہوا۔ میجر … کے زیر کمان چینیوں نے انگلستان تک سخت مقابلہ کیا۔ ان کے دو افسر اور ۱۲ سپاہی مجروح اور ۲ مقتول ہوئے دوسرے حصے نے ۱۱ … اور ۲ توپوں پر قبضہ کیا اور ۱۴ آدمی کام آئے اب یہ حصے لوٹ رہے ہیں

تیناؤ (الجیریا) کے عربوں نے بغاوت کرکے قصبہ مارگیرائٹ کو لوٹ لیا۔ اور بہت سے باشندوں کو قتل زخمی اور گرفتار کیا۔ فرنچ حاکم بھی قید کر لیا گیا موقعہ واردات پر فوجیں بھیجی گئی ہیں۔

پاؤشنگفو سے روانہ ہونیوالی جرمن فوج نے ۲۳ ماہ حال کو بڑی دیوار کے قریب چینیوں سے سخت مقابلہ کیا چینیوں کو نقصان کثیر اٹھا کر شمال کی طرف لوٹ جانا پڑا۔ جرمنیوں کے چار آدمی کام آئے اور چار جھنڈوں اور چار توپوں پر قبضہ۔ فرنچ … نے حسب ہدایت لڑائی میں حصہ نہیں لیا۔

جو برٹش فوج آرنج کالونی کے جنوبی مشرق میں … لگا رہی تھی وہ ۳۰۰ قیدیوں … اور ۲۰۰ مویشیوں کے ساتھ شمال علیوال پہنچی۔

… ڈچوں نے اتوار کے روز مقام … کے مجسٹریٹ پر حملہ کیا۔ مجسٹریٹ اور اوسکے … نے ۲ پولیس سپاہیوں کے ساتھ اس حملہ کو رد کیا۔ اسکے پانچ آدمی مقتول اور ۲ مجروح ہوئے۔ اور دشمن کے تین آدمیوں کو گرفتار کیا۔ دشمن سرحد کے اسطرف لوٹ گئے۔

جو برٹش مہم جنوبی نائیجیریا کے مقام … کے طرف روانہ ہوئی تھی اسکا دشمن نے سخت مقابلہ کیا اور

ہاؤس آف کامنز میں سوال پیش ہوا کہ برٹش فوجوں کے بدلے ہندوستانی کن قلعوں کی حفاظت کرینگے مسٹر براڈرک نے جوابدیا کہ ہندوستانی فوجیں ہانگ کانگ۔ مورشیش و سنگاپور میں متعین کیجائینگی۔ مگر ان کے ساتھ برٹش سپاہی بھی رہینگے

ہاؤس آف کامنز میں لارڈ جارج ہیملٹن نے لارڈ کرزن کا ایک تار پڑھا جسمیں ظاہر کیا گیا تھا کہ احمد نگر کی آب و ہوا کسولی۔ رانی کھیت اور ڈلہوزی سے اچھی ہے۔ اور پونا و انبالہ کی مانند ہے۔ لارڈ موصوف نے بیان کیا کہ ایسی حالت میں موجودہ انتظامات کے بدلنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

پیکین میں جنرلوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جسمیں فیصلہ ہوا کہ وزراء پیکین کو اطلاع دیجائے کہ اب ہم فوجوں کے واپس بلانے کا انتظام کر سکتے ہیں اسلئے کہ وزراء کیجلر نے رقم تاوان جنگ کی چینی دربار کو اطلاع دی اور چینیوں نے اسکے ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اخبار مارننگ پوسٹ نیویارک کے ایک رپورٹ سے مظہر ہے کہ جاپانی تاجروں نے روئی کے کارخانوں کو اطلاع دی ہے کہ آئندہ ہم امریکا سے روئی منگوائینگے بلکہ بمبئی میں خریدینگے۔

اگرچہ برٹش فوج آرنج کالونی میں داخل ہوگیا ہے پھر بھی کئی سو ڈچ ابتک چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں کیپ کے اضلاع متوسط میں بھٹکتے رہے ہیں۔ برٹش فوج اسبات کی کوشش کر رہی ہے کہ ڈچ حملہ آوروں کے اطراف فوجی حلقہ ڈالدیں۔ اسی کوشش روز دشمن سے خفیف مقابلے ہوتے ہیں۔

بلومفونٹین کا ایک رپورٹ مظہر ہے کہ کیپ کے ڈچوں نے صلح کا جو مشن روانہ کیا تھا اسے بھی ناکامی ہوئی ہوگی۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ جنرل … نے بالمورشہر کے قریب ڈچوں پر حملہ کیا اسوقت ہماری فوج ۲ ہزار گز کے فاصلہ پر تھی اسوقت ڈچوں نے گولہ باری شروع کی۔ کچنر کے جاسوس بہت جلد کوچ کرتے ہوئے ۳ ہزار گز کے فاصلے پر پہنچے اور دشمن کی توپ کو بیکار کردیا۔ ڈچ بھاگ گئے … گرفتار کئے گئے دوسری جماعتیں رپورٹ کرتی ہیں کہ ۲ ڈچ مقتول و مجروح ہوئے … ۳۰ ڈچوں نے اتباع قبول کیا۔ ہمارے ۱۱ آدمی کام آئے۔

ترکی مشن جاپان اور پاشا چین کیطرف روانہ ہوا ہے اوسمیں مسلمان عالم اور فوجی افسر ہیں اور انکو ہدایت ہوئی ہے کہ مسلمانان چین سے سلسلہ تعلق بڑہائیں۔ روس اس مشن کا سخت مخالف ہے مگر جرمنی (خدا اسے ہدایت دے) اس مشن کا موافق اور محرک ہے۔

نیو یارک ٹائمز مظہر ہے کہ فوجی ترقی کی مخالف جماعت کے سرداروں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسکی سخت مخالفت کیجائے اور ثابت کیا ہے کہ اس سے بہت کم خرچ میں بہتر نتیجے پیدا ہو سکتے ہیں۔

سکرٹری آف اسٹیٹ نے مسٹر … کی اس درخواست کو منظور کیا جو انہوں نے ہندوستان سے انگلینڈ پارسل پوسٹ میں ترمیم کرنے اور روانگی پارسل کی قیمت گھٹانے کے متعلق کی تھی۔

کونٹ والڈرسی نے تجویز وزراء پیکین کے پیش کی جس میں یہ ہے کہ جبتک قلعے برباد نہیں ہونگے اسوقت تک متفقہ فوجوں کے ۲ ہزار سپاہی ٹینٹسن میں متعین رہینگے اور شانہائیکوان میں بھی ایک حفاظتی فوج رہیگی جس میں گریٹ بریٹن فرانس روس اور جرمنی کیطرف سے تین تین سو سپاہی ہونگے اور دریا پیہو پر جنگی جہازات متعین رہیں گے۔

نیو یارک ٹائمز کا نامہ نگار پیکین سے رپورٹ کرتا ہے کہ جرمنی مہم شانسی کا نتیجہ ہوا کہ شینسی میں عام فساد برپا ہے

سردار ہاشم خان بنا گیروں میں سربرآوردہ میں یہ شملہ میں پہونچے۔

سردار ابراہیم خان پسر امیر شیر علیخان کی دختر کیساتھ سردار حبیب اللہ خان ولیعہد کابل کی شادی حسن ابدال میں ہوئی۔ دولھے کیطرف سے شمشیر کے ساتھ نکاح کیا گیا۔ دولھن کو کابل میں لیجائینگے۔ یہ خاص رسم افاغنہ کے مطابق ہے۔

بنارس میں ایک عورت زیور کی لالچ سے بچوں کے مارنے کی عادی تھی۔ اسکی سزائے پھانسی ہائی کورٹ میں بحال رہی۔

کانپور میں ایک مسافر عورت کی عصمت بگاڑنے کے لئے دو مسلمان سشن سپرد ہوئے۔ ایک پرچہ ۰۰۰ کی ضمانت پر ہے۔ عورت خود بیوپاری تھی۔

آگرہ کی عدالت سشن جج میں ایک مقدمہ قتل انگوٹھے کی چھاپ کے مقابلہ سے برآمد کیا گیا۔ اس میں دلچسپ کامیابی ہے۔

محمڈن کالج علیگڈہ میں انجنیرنگ کلاس کھولنے کی تجویز ہو رہی ہے۔ حضور وائسرائے کی تقریر سے حوصلہ افزائی کی۔

طاہر نام دخانی جہاز متصل ہاربشن ٹکرا کر تباہ ہو کل ۱۷ آدمی غرق ہوئے۔ بچانیکا سامان بالکل ناقص تھا۔

ممالک وسطی میں بانس کے جنگل ۲۰۰ مربع میل رقبہ پر سب پھولے ہیں بالکل غیر معمولی نظارہ ہے۔ اس کے بعد یہ مر جاتے ہیں۔

کراچی میں سوا سو کمپنی کو ناجائز لاٹری کیلئے ۵۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ ان میں تقسیم کرنے روپیہ پایا ہے اُن سب کو لوٹا دیا جائے۔

بارکپال کے مہتمر مسٹر این گپتا نے سنگھ

سرکار حضور مہاراجہ صاحب نابھا لنگے چند شملہ میں مدتی افروز ہونیوالے ہیں۔ حضور وائسرائے کی ملاقات سے مشرف ہوں گے۔

حضور مہارانی گائیکواڑ والی ریاست بڑودہ موسم گرما کاٹنے کو نینی تال میں تشریف لایا چاہتی ہیں۔

گوالکھالی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو مسٹر چپل نے قید کی سزا دی تھی ہائیکورٹ نے اُن کو بھی بری کر دیا۔

سیالکوٹ میں تہوار محرم بند کیا گیا۔ یہاں سے موضع سہزادی میں معائنہ طاعون پر ہنگامہ ہوا پولیس کے بعد رسالہ فوج آئی تب بلوہ تھا۔ سرغنے گرفتار کر کے سیالکوٹ میں لائے گئے۔

رنگون میں مسٹر دانسہال سپرنٹنڈنٹ دفتر ڈاک صاحب بہ ماعجب جرم سنگین میں بذریعہ وارنٹ گرفتار آیا اس نے خود کو فنانشل کمشنر ظاہر کر کے ارضیات کے فرضی عطایات سے روپیہ اینٹھا ہے۔ ضمانت پر چھوٹا۔

مدراس میں گذشتہ سال سرکاری کل مالیہ ۱۱ کروڑ ۹۵ لاکھ وصول ہوا۔ پچاس لاکھ کا اضافہ ہو۔

مدراس میں سپیچی فنڈ نے محصول آبرسانی کی بابت نئے بالائی لا پاس کئے۔ ملکوں کے مکانات میں بھی لیجانے کا انتظام سوچا ہے۔

بابو نرسید ناتھ رائے منصف آرہ پر مقدمہ چلا پہلا رشوت جعل اور ناجائز قرضہ کے سنگین الزام ہیں دیکھئے کیا نتیجہ ہوتا ہے۔

مہاراجہ صاحب کوچ بہار بجے موسم گرما بجائے شملہ کے دارجیلنگ میں کاٹینگے۔

کلکتہ کے اخبار ہندو پیٹریاٹ نے لکھا کر مسٹر ملاباری بمبئی میں ایک جدید روزانہ اخبار جاری کرنیوالے ہیں۔

پبلک کی روز افزوں ترقی کے باعث

کلکتہ و مدراس کے درمیان سرطئے آئندہ میں ایک اور سلسلہ تار لگایا جائیگا۔

جدید سرحدی صوبہ کا رقبہ ۱۰۷۰۰۰ مربع میل ہوگا آبادی ساڑھے ۳۱ لاکھ مالیہ پونے ۱۹ لاکھ سب بنوں اور پشاور گنجان آباد ہیں۔

جنوبی افریقہ کی فوجوں کے لئے گرم پوشاک کی ایک بھاری مقدار ہند سے بھیجینگے۔ بندرابلزا بتھ میں پہونچائینگے۔

پی اینڈ او کمپنی کا جہاز ہمالیہ بمبئی سے لنڈن جاتا تھا متصل جزیرۂ ٹرنگیو جنگ غرق ہوگیا۔ لوگ اور مسافر بچ گئے۔

قلمرو پٹیالہ میں بھی طاعون پہونچا۔

سنسنڈا میں دخانی کارخانہ میں آتشزدگی سے دس ہزار کا نقصان ہوا۔

کلکتہ کے چندہ یادگار میں کلیسہ ونیجاب کے راجہ صاحب نے پانچہزار بھیجا۔ بیادر وسطہند کے راجہ صاحب نے ۱ ہزار روپیہ بھیجا۔

طاعونی شکار

تاریخ	جملہ طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۲۸ اپریل	۵۴	۴۲	۲۳۱
۲۹ ؍ ؍	۴۴	۴۳	۲۰۰
۳۰ ؍ ؍	۷۸	۵۹	۱۹۸
یکم مئی	۳۶	۵۵	۱۹۷
۲ ؍ ؍	۸۲	۵۴	۱۹۷
۳ ؍ ؍	۷۰	۴۳	۱۹۳
۴ ؍ ؍	۴۹	۵۰	۱۷۰

مطبع محمدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع